روزنامہ الفضل قادیان دارالامان

ایڈیٹر غلام نبی

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

جلد ۲۶ | مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۵۷ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲۱ اپریل ۱۹۳۸ء | نمبر ۹۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۹ - اپریل - سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ ؛

حضرت ام المومنین مد ظلہا العالی کی طبیعت کان درد اور نزلہ کے باعث علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے خاص توجہ سے دُعا کریں ؛

آج سے ایف - اے کا امتحان شروع ہوا ہے قادیان ایف - اے کے امتحان کا بھی یونیورسٹی سنٹر ہے۔ اور مسز سنگھا سپرنٹنڈنٹ مقرر ہو کر آئی ہیں۔

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ آج سید عبد الحمید صاحب آف منصوری چند ماہ کی علالت کے بعد ۵۲ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت مخلص احمدی اور جماعت احمدیہ منصوری کے پریذیڈنٹ تھے۔ جب سے بیمار ہوئے۔ قادیان ہی آ گئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ ان کے بڑے بھائی حافظ سید عبد المجید صاحب وفات پا گئے تھے۔ ان کے بعد سید عبد الحمید صاحب ہی اپنے خاندان کے سرپرست تھے۔ دُعا ہے کہ خدا تعالےٰ انہیں جوار رحمت میں جگہ دے۔ جنازہ کل پڑھا جائے گا ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایک خواب اور اس کی تعبیر

85

"فرمایا - اللہ تعالےٰ جب ایک باغ لگاتا ہے - اور کوئی اس کو کاٹنا چاہتا ہے - تو خدا اس شخص پر کبھی راضی نہیں ہو سکتا - مدت کی بات ہے - میں نے ایک خواب دیکھا تھا کہ میں ایک گھوڑے پر سوار ہوں - اور باغ کی طرف جاتا ہوں اور میں اکیلا ہوں - سامنے سے ایک لشکر نکلا - جس کا ارادہ ہے - کہ ہمارے باغ کو کاٹ دیں - مجھ پر ان کا کوئی خوف طاری نہیں ہوا - اور میرے دل میں یہ یقین ہے - کہ میں اکیلا ان سب کے واسطے کافی ہوں - وہ لوگ اندر باغ میں چلے گئے اور ان کے پیچھے میں بھی چلا گیا - جب میں اندر گیا - تو میں کیا دیکھتا ہوں - کہ وہ سب کے سب مرے پڑے ہیں - اور ان کے سر اور ہاتھ اور پاؤں کاٹے ہوئے ہیں - اور ان کی کھالیں اُتری ہوئی ہیں - تب خدا تعالےٰ کی قدرتوں کا نظارہ دیکھ کر مجھ پر رقت طاری ہوئی - اور میں رو پڑا کہ کس کا مقدور ہے - کہ ایسا کر سکے -

اس لشکر سے ایسے ہی آدمی مراد ہیں - جو جماعت کو مرتد کرنا چاہتے ہیں - اور ان کے عقیدوں کو بگاڑنا چاہتے ہیں - اور چاہتے ہیں کہ ہماری جماعت کے باغ کے درختوں کو کاٹ ڈالیں - خدا تعالےٰ نے اپنی قدرت نمائی کے ساتھ ان کو ناکام کرے گا - اور ان کی تمام کوششوں کو نیست و نابود کر دے گا - یہ جو دیکھا گیا ہے - کہ اس کا سر کٹا ہوا ہے - اس سے یہ مراد ہے - کہ ان کا تمام گھمنڈ ٹوٹ جائے گا - اور ان کے تکبر اور نخوت کو پامال کیا جائے گا - اور ہاتھ ایک ہتھیار ہوتا ہے - جس کے ذریعہ سے انسان دشمن کا مقابلہ کرتا ہے - ہاتھ کے کاٹے جانے سے مراد یہ ہے - کہ ان کے پاس مقابلے کا کوئی ذریعہ نہیں رہے گا اور پاؤں سے انسان شکست پانے کے وقت بھاگنے کا کام لے سکتا ہے - لیکن ان کے پاؤں بھی کٹے ہوئے ہیں - جس سے یہ مراد ہے - کہ ان کے واسطے کوئی جگہ فرار کی نہ ہوگی - اور یہ جو دیکھا گیا ہے - کہ ان کی کھال بھی اُتری ہوئی ہے - اس سے یہ مراد ہے - کہ ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے - اور ان کے عیوب ظاہر ہو جائیں گے ؛

اگر ہم افترا کرتے ہیں - تو خدا خود ہمارا دشمن ہے - اور ہمارے لئے بچاؤ کی کوئی صورت ہو ہی نہیں سکتی - لیکن اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے ہے - اور مصائب اسلامی کے واسطے اللہ تعالےٰ نے خود ایک سامان بنایا ہے - تو اس کا مقابلہ خدا تعالےٰ کو کس طرح پسند آ سکتا ہے - بڑا بد قسمت ہے جو اس کو توڑنا چاہتا ہے "

(البدر ۷ - جون ۱۹۰۶ء)

آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی قابل تقلید مالی قربانی

امسال مجلس مشاورت پر انجمن کے مالی بار کو ہلکا کرنے کے لئے یہ تجویز پاس ہوئی ہے۔ کہ ایک لاکھ روپے کی رقم تین سالوں میں بتدریج معمولی چندوں کے علاوہ فراہم کر کے دی جائے گی

(۱) ۱۹۳۸-۳۹ء میں ... ... ۱۵۰۰۰ روپے

(۲) ۱۹۳۹-۴۰ء " ... ... ۳۵۰۰۰ "

(۳) ۱۹۴۰-۴۱ء " ... ... ۵۰۰۰۰ "

بڑی خوشی کی بات ہے کہ سال اول یعنے ۱۹۳۸-۳۹ء کی قسط پندرہ ہزار روپے ہیں مجلس مشاورت میں ہی آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ایک ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ میں چوہدری صاحب مکرم کی اس گرانقدر پیشکش کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے: آمین

باقی چودہ ہزار روپیہ کی ادائیگی کے لئے بھی جماعت کے دیگر ذی ثروت احباب بھی اس اخلاص اور ایثار سے کام لیں۔ تو بہت ممکن ہے پندرہ ہزار سے بہت زیادہ رقم اس سال ہی میں وصول ہو جائے۔ اس رقم کی نسبت از روئے بجٹ تقریباً ساڑھے چھ فیصدی بنتی ہے۔ یعنی جس جماعت کا بجٹ یکصد روپیہ سالانہ کا ہے۔ اس کو مزید ساڑھے چھ روپے ادا کرنے ہوں گے۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس رقم کو بغیر اس کے کہ اس کی وجہ سے دوسرے چندوں پر اثر پڑے۔ ہر ایک احمدی دوست سے اس کے سالانہ بجٹ پر ساڑھے چھ فی صدی نسبت سے زائد وصول کر کے ۱۹۳۸-۳۹ء کے اندر داخل خزانہ کریں۔ اور عنداللہ ماجور ہوں۔ اور جو صاحب اس نسبت سے زائد ادا فرمائیں۔ ان کے اسمائے گرامی علیحدہ طور پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنے کے لئے تحریر فرمائیں۔ لیکن اس پیشی کی وجہ سے دوسرے احباب کے چندوں کی نسبت میں کمی نہ ہونی چاہیئے۔ یعنی سب سے ساڑھے چھ فیصدی چندہ زائد وصول ہونا چاہیئے

ناظر بیت المال قادیان

مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخلہ

تمام احمدی احباب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت کا قائم رکھنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرما لیا ہے۔ اس لئے تمام وہ اصحاب جو اپنے بچوں کو مدرسہ احمدیہ کی پہلی جماعت میں داخل کرانا چاہتے ہیں۔ وہ فی الفور انہیں اس مدرسہ میں داخل کرا دیں۔ داخلہ کے لئے آخری تاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۳۸ء ہے۔ اس کے بعد داخلہ بند ہو جائے گا۔ مدرسہ احمدیہ کے داخلہ کے لئے کم از کم پرائمری پاس ہونا ضروری ہے:

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی معجزانہ قبولیت دعا کا نشان

میں حال میں جس بہت بڑی مصیبت میں مبتلا ہو گیا تھا۔ اس کا پتہ میرے بزرگوں اور دوستوں کو اخبار "الفضل" میں شائع ہونے والی ان درخواست ہائے دعا سے ہو چکا ہو گا جو میری بریت کے لئے پے بہ پے کی جاتی رہیں۔ خدا تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر ہے۔ کہ اس نے محض اپنے فضل اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص دعاؤں کی برکت سے مجھے موت کے مونہہ سے نکالا۔ اور نئی زندگی بخشی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ان عنایات اور ذرہ نوازیوں کا جو ہمیشہ مجھ پر اور ہمارے سارے خاندان پر مبذول رہی ہیں شکریہ ادا کرنے کی مجھ میں طاقت نہیں تھی۔ کہ اس بہت بڑی مصیبت کے وقت حضور نے مجھ پر جو شفقت فرمائی۔ اور آخر خدا تعالےٰ نے حضور کی دعا کو معجزانہ رنگ میں قبول فرما کر مجھے پھانسی کے تختہ سے اتارا۔ اس کی شکر گزاری کے لئے میرے جسم کا ذرہ ذرہ بھی زبان بن جائے تو قاصر رہے گا۔ اور پھر بھی میرے قلبی جذبات کی پوری پوری ترجمانی نہیں ہو سکے گی۔ میں اس مصیبت سے بال بال بچ جانے پر خدا تعالےٰ کے محض فضل سے اپنے اندر عظیم الشان تغیر پاتا ہوں۔ اور میری دلی تمنا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا مخلص خادم اور دین کا سچا خدمتگزار بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور حضور کا ظل عاطفت مدت دراز تک جماعت پر قائم رکھے:

اس کے بعد میں ان کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں جنہوں نے اس مصیبت کے وقت میری ہر ممکن امداد فرمائی۔ اور دعائیں کیں۔ جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ایم۔ اے اور لفٹننٹ چوہدری عبداللہ خان صاحب جن سے رشتہ داری کا بھی تعلق ہے بہت دوڑ دھوپ کی۔ نیز چوہدری مولا بخش صاحب انسپکٹر کوآپریٹو سوسائٹیز بھی شکریہ کے مستحق ہیں۔ اسی طرح ان اصحاب کا بھی میں شکر گزار ہوں۔ جنہوں نے میری بریت کے لئے درد دل سے دعائیں کیں۔ خصوصاً جماعت احمدیہ قصور۔ بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی۔ بھائی شیخ عبدالرحیم صاحب ڈاکٹر مرزا محمد افضل بیگ صاحب اور دوسرے تمام اصحاب جو دعاؤں میں مصروف رہے۔

آخر میں نہایت ادب کے ساتھ گزارش ہے۔ کہ میرے محترم بزرگ اور دوست مجھے آئندہ بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور خصوصاً یہ دعا کرتے رہیں۔ کہ خدا تعالےٰ مجھے اپنی رضامندی کی راہوں پر چلائے۔ میری مشکلات کو دور فرمائے اور دین و دنیا میں اپنے فضلوں کا وارث بنائے: والسلام

احقر۔ مرزا سلطان احمد از کوٹ محمود احمد تحصیل قصور

درخواست ہائے دعا

کریم بخش صاحب بھاگو بھٹی اپنے لڑکے رشید احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے۔ الیاس الدین اپنے لڑکے ناصر الدین احمد کی امتحان میں کامیابی کے لئے نیز اپنی اہلیہ کی صحت کے لئے سردار عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے اپنی دو لڑکیوں کی امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ر صفر ۱۳۵۷ھ

جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی خادم ہے

یہ ایک حقیقت ہے۔ ناقابلِ انکار حقیقت۔ کہ اس وقت خدمتِ اسلام کرنے والی۔ اشاعتِ اسلام کے لئے سچے دل سے کوشش کرنے والی۔ اور اسلام پر ہونے والے ہر حملہ پر درد محسوس کرکے حتی الامکان اس کے انسداد کی سعی کرنے والی دُنیا میں اگر کوئی جماعت ہے۔ تو وُہی ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے مامور اور رسول حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کی۔ اور اب جس کی قیادت خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے سپرد کر رکھی ہے۔ جماعت احمدیہ کے متعلق حسنِ ظن رکھنے۔ اور اس کی اسلامی خدمات کو قدر و قیمت کی نظر سے دیکھنے والے تو الگ رہے۔ اس کے ایسے معاند جنہیں کبھی جماعت احمدیہ کی اندرون۔ اور بیرون ہند تبلیغی سرگرمیوں سے واقفیت حاصل کرنے کا موقعہ ملا ہے۔ اور جنہوں نے انہیں غور و فکر کی نظر سے دیکھا ہے۔ وہ بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ اپنی بساط سے بڑھ کر قدم مار رہی۔ غیر معمولی جد و جہد سے کام لے رہی۔ اور حیرت انگیز طور پر کامیاب ہو رہی ہے لیکن جہاں ایسے لوگوں کی کمی نہیں۔ وہاں ایسے کوتاہ بین بھی پائے جاتے ہیں۔ جنہیں نہ صرف جماعت احمدیہ کی کوئی اسلامی خدمت نظر نہیں آتی۔ بلکہ اگر وہ کسی غیر مسلم حلقہ سے یہ سُن لیں۔ کہ جماعت احمدیہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ اور وُہ (نعوذ باللہ) اسلام کی دُشمن ہے۔ تو وُہ اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ کر اور اپنے کانوں میں روئی ٹھونس کر اس پر ایمان لانے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ نہ صرف خود ہی۔ بلکہ کوشش کرتے ہیں۔ کہ دوسرے بھی اسی بیہودہ حرکت کا ارتکاب کریں۔

اس قسم کی تازہ مثال اخبار "پیسہ" لاہور (۱۴ر اپریل ۳۸ء) نے پیش کی ہے۔ چنانچہ اس نے پہلے تو ایک ہندو اخبار "بندے ماترم" کے ایک ہندو نامہ نگار ڈاکٹر شنکر داس کی طرف منسوب کرکے یہ الفاظ پیش کئے ہیں۔ کہ:۔

"مسلمان جس قدر مرزائیت کی طرف راغب ہوں گے۔ اسی قدر اسلام سے ہٹتے جائیں گے۔ پس مسلمانوں میں اگر کوئی تحریک عربی تہذیب اور پین اسلامزم کا خاتمہ کرسکتی ہے۔ تو وُہ یہی تحریک مرزائیت ہے۔ جس کو صرف اسی غرض سے جاری کیا گیا ہے۔"

پھر خود یہ رائے زنی کی ہے۔ کہ

"جس طرح ایک ہندو کے مسلمان بن جانے سے اس کی عقیدت اور شردھا رام کرشن۔ وید۔ گیتا اور رامائن سے ہٹ کر حضرت محمد صلعم۔ قرآن مجید اور مرکزِ اسلام یعنی عرب کی طرف منتقل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جب کوئی مسلمان مرزائی بن جاتا ہے۔ تو اس کا زاویہ نگاہ بدل جاتا ہے۔ حضور خواجۂ دوسرا خاتم النبیین کی ذاتِ اقدس مآب سے اس کی عقیدت روز بروز کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ عرب کی بجائے اس کی خلافت قادیان میں آجاتی ہے۔ ایک مرزائی خواہ وُہ دنیا کے کسی حصہ میں بھی ہو۔ روحانی تسکین حاصل کرنے کے لئے اپنا مونہہ قادیان کی طرف کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمان احمدی تحریک کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتے ہیں یہ کہنا لفظ بلفظ صحیح ہے کہ مرزائیت (احمدیت) اسلامی تہذیب اور اسلام کی دُشمن ہے۔ کیونکہ اسلام کے بنیادی اصول یعنی ختم نبوت سے انکاری ہے۔"

کارکنانِ "پیسہ اخبار" کے دل میں اگر کچھ بھی اسلام کی محبت رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وابستگی اور عربی تہذیب کی قدر و قیمت ہوتی۔ تو وُہ قطعاً اس بیان کو کچھ بھی وقعت نہ دیتے۔ جس طرح دوسرے مسلمانوں میں سے کسی نے باوجود شدید سے شدید اختلاف رکھنے کے نہیں دی۔ کیونکہ یہ بیان کسی خیر خواہِ اسلام۔ یا کسی عالمِ اسلام کا نہیں۔ حتیٰ کہ کسی نام کے مسلمان کا بھی نہیں۔ بلکہ ایک ایسے شخص کا ہے۔ جو منکرِ اسلام ہے۔ مکذبِ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے دُشمن عربی تہذیب کا ہے۔ اور ایک ایسے اخبار نے شائع کیا ہے۔ جو اسلام کی بالکل مخالفانہ صف کا علمبردار ہے۔

ان حالات میں اس بیان کے متعلق یہ کہنا۔ کہ وُہ "لفظ بلفظ صحیح ہے"۔ حد درجہ کی کوتاہ فہمی۔ اور سادہ لوحی کا ثبوت دینا ہے۔ اور یہ ظاہر کرنا ہے۔ کہ بدقسمتی سے ایسے لوگوں میں اسلام کے کھلے دُشمن کو پہچاننے کی بھی تمیز نہیں رہی۔

معمولی سمجھ کا انسان بھی معلوم کرسکتا ہے۔ کہ ایک مخالفِ اسلام جب یہ اعلان کرتا ہے۔ کہ فلاں جماعت دراصل اسلام کی دُشمن اور اسلامی تہذیب کو مٹانے والی ہے۔ تو اس سے اس کا مقصد کسی صورت میں بھی یہ نہیں ہوسکتا کہ مسلمانوں کو حفاظتِ اسلام۔ اور حفاظتِ تہذیبِ عربی کی طرف توجہ دلائے۔ البتہ یہ غرض ضرور ہوسکتی ہے۔ کہ ایک ایسی جماعت جو مخالفینِ اسلام کے مقابلہ میں ہر جگہ سینہ سپر ہو کر کھڑی ہے۔ اور مخالفینِ اسلام کو ہر میدان میں شکست فاش دے کر اسلام کی صداقت کا ڈنکا بجا رہی ہے اس کے رستہ میں روڑے اٹکانے کے لئے مسلمانوں کو اس سے الجھانے کی کوشش کرے۔ تاکہ وُہ حفاظتِ اسلام کا فرض ادا نہ کرسکے۔

اسی غرض کو پیش نظر رکھتے ہوئے آئے دن بعض غیر مسلم حلقوں کی طرف سے اس قسم کا پروپیگنڈا کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ اسلام کی دُشمن ہے۔ اسلام کو نقصان پہونچا رہی ہے۔ اسلامی تہذیب کو مٹا رہی ہے۔ اور بعض نادان مسلمان اس جھکہ میں آکر جماعت احمدیہ کے خلاف واویلا شروع کر دیتے ہیں۔ حالانکہ بات بالکل صاف ہے۔ وُہ لوگ جو خود اسلام کے مخالف اور اسلامی تہذیب کے دُشمن ہیں۔ ان کے نزدیک اگر جماعت احمدیہ بھی ایسی ہی ہے۔ تو انہیں خوش ہونا چاہیئے۔ اور اسے ہر ممکن امداد دینی چاہیئے۔ تاکہ وُہ جلد ترقی کرے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو ہر رنگ میں عام مسلمانوں کو جماعت احمدیہ کے خلاف بھڑکایا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف آج تک کوئی ایک بھی ایسا موقعہ نہیں آیا۔ جبکہ عام مسلمانوں اور جماعت احمدیہ کی کسی موقعہ کی کشمکش میں۔ باوجود اس کے کہ احمدی مظلوم ہوتے ہیں۔ احمدیوں کی حمایت کی گئی ہو۔ بلکہ ہر موقعہ پر ان کی امداد ان کی ہمدردی اور ان کی کوشش غیر احمدیوں کے لئے وقف ہوتی ہے۔ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا جبکہ احرار نے جماعت احمدیہ کے خلاف فتنہ آرائی کی۔ اور ہر رنگ کے ظلم و ستم کو انتہا تک پہونچا دیا۔ مگر متعصب ہندو اخبارات نے ان کے خلاف نہ صرف ایک لفظ بھی نہ کہا۔ بلکہ ان کی حمایت کرتے رہے اور عام ہندو خصوصاً آریہ جماعت احمدیہ کو نقصان پہونچانے کے لئے کھلم کھلا مصروف رہے۔

یہ سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے اگر کسی غیر مسلم کی ایسی صریح غلط بیانی کو کوئی تمام درست سمجھ لیتا ہے

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۱۴۹) قرآن مجید کا طرز بیان

قرآن مجید کا طرز بیان ایسا ہے گویا کوئی اپنے عزیز کو سمجھاتا ہے۔ اور نصیحت کرتا ہے۔ بیچ میں قصے بھی ہیں۔ نرمی بھی ہے اور زجر بھی ہے خطاب بھی ہے عقل سے بھی اپیل ہے جذبات سے بھی ہے۔ دلائل بھی ہیں غرض ناصحانہ رنگ ہے تصنیف والی بات نہیں۔ نہ لیکچر والی۔ بلکہ سامنے بیٹھ کر جس طرح آہستہ آہستہ کسی شخص کو اس کا بزرگ اور حقیقی خیر خواہ سمجھاتا ہو باتوں باتوں میں یعنی ھٰذا بیانٌ للناس وھدًی و موعظۃٌ للمتقین (آل عمران)

(۱۵۰) اضطرار کی حدود

اسلام نے اضطرار کو تسلیم کیا ہے۔ اور مجبور و مضطر کے لئے شریعت میں الگ حکم اتارا گیا ہے۔ مثلاً سؤر، خون اور مردار وغیرہ کو حرام قرار دے کر فرمایا۔ فمن اضطر غیر باغٍ ولا عادٍ فلا اثم علیہ ان اللہ غفورٌ رحیم (بقرہ) یعنے جو بے بس ہو۔ اور حد سے نہ بڑھے نہ سرکش ہو تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اللہ تعالےٰ اسے اپنے رحم سے بخشدیگا۔ یعنی کوئی بھوک سے مرنے لگا ہو تو مردار کھانا جائز ہے۔ بشرطیکہ دل میں اسے حرام سمجھے۔ اور صرف اتنا کھائے جس سے زندگی برقرار رہے۔ زیادہ نہیں یہ دو شرطیں مقدار کی اور باوجود کھا لینے کے اسے حرام اور نفرت کے قابل سمجھنے کی ضروری ہیں۔ ایک شخص لاہور میں تھا۔ جو ایک فرقہ کا لیڈر بنا ہوا تھا۔ اس نے کوئی ناجائز شہوانی حرکت سرزد کی۔ جب لوگوں نے اس سے پوچھا تو کہنے لگا کہ میں مضطر تھا۔ اور قرآن نے مضطر کے لئے ناجائز چیزیں جائز کر دی ہیں۔ افسوس کہ اس نے اپنے علم قرآن کو بالکل غلط استعمال کیا۔ اضطرار کی بابت یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ صرف ایک صورت میں شریعت نے تسلیم کیا ہے۔ یعنی جان نکلتی ہو یا نکلنے کا ڈر ہو۔ سو وہ کھانے پینے کے متعلق ہو سکتا ہے۔ اور کسی خواہش کے متعلق نہیں۔ مثلاً رشوت لینا یا ڈاکہ مارنا یا غیبت کرنا یا شہوت کے متعلق کوئی جذبہ انسان کو اضطرار کی حد تک نہیں لے جاتا۔ یعنی یہ نہیں کہ غیبت نہ کروں گا تو مر جاؤں گا۔ یا شہوت پوری نہ ہوگی تو جان نکل جائے گی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ کھاؤں گا۔ یا پیوں گا۔ نہیں تو ضرور مر جاؤں گا۔ دوسرا اضطرار بیمار کا ہوتا ہے۔ یعنی اگر فلاں دوا جو ناجائز ہے نہ پیوں گا۔ تو مرنے کا ڈر ہے۔ ایسی دوا بھی جائز ہے۔ حتیٰ کہ اونٹ کا پیشاب بھی استسقاء کے لئے پیتے ہیں۔ اور شراب بھی استعمال کر لیتے ہیں۔ تیسرا اضطرار وہ ہے۔ جسے شریعت نے اکراہ کہا ہے۔ یعنی جبر۔ قرآن میں ہے۔ کہ اگر کسی کے دل میں ایمان ہو مگر دشمن اُسے مار مار کر جان کر دے یا قتل کی دھمکی دے کر ہتھیار استعمال کرنے لگے۔ اور وہ تکلیف کے مارے کلمہ کفر کہہ دے۔ تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔ (الا من اکرہ وقلبہ مطمئن بالایمان) یا جبراً کسی عورت سے کوئی بدکاری کرے۔ تو وہ عورت گنہگار نہ ہوگی (فان اللہ من بعد اکراھھن غفورٌ رحیم) حالانکہ مرد گنہگار ہوگا۔ اسے خواہ کتنی ہی شہوت ہو۔ وہ مضطر نہیں کہلائے گا۔ مگر عورت مجبور ہو سکتی ہے۔ کیونکہ بقوت بازو لاچار کی جا سکتی ہے۔ غرض اضطرار کھانے پینے اور بیماری میں ہو سکتا ہے۔ نیز جبر اور زد و کوب سے کوئی شخص مجبور اور بے بس ہو سکتا ہے۔ باقی سب بہانہ ہے۔ حرص، غصہ اور شہوت کو اضطرار تسلیم نہیں کیا گیا کہ انکے نتیجہ میں جو گناہ ہو وہ بالکل معاف ہی سمجھا جائے حالانکہ بھوک کے اضطرار کے وقت اگر ناجائز چیز نہ کھائے گا۔ اور مر جائے گا۔ تو گنہگار ہوگا۔ فمن اضطر فی مخمصۃٍ غیر متجانفٍ لاثمٍ فان اللہ غفورٌ رحیم (مائدہ) اس آیت میں تو اضطرار کے معنی صاف صاف بھوک کے ہی کر دیئے ہیں۔

(۱۵۱) ناسخ منسوخ

ما ننسخ من اٰیۃٍ او ننسھا نات بخیرٍ منھا او مثلھا (بقرہ) سے ناسخ منسوخ تو ثابت ہے۔ اور ناسخ آیات سب قرآن میں موجود بھی ہیں۔ مگر ہمارا اختلاف صرف منسوخ آیات کے بارہ میں ہے۔ ہمارے نزدیک کوئی منسوخ آیت اب قرآن میں موجود نہیں ہے۔ اور ہمیں کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ کہ اگر کسی کو شبہ ہو۔ تو وہ کوئی ایک منسوخ شدہ آیت قرآن میں دکھا دے۔ کہ دیکھو اس پر کبھی عمل نہیں ہو سکتا۔ یا عمل کرنا فلاں آیت کی رو سے منع ہے۔ چلو اسی بات پر فیصلہ ہے۔ جب ہم تمام احکام قرآنی کو قابل عمل مانتے ہیں۔ تو پھر منسوخ کے معنے ہی کیا ہوئے۔ اور امکان نسخ کے لئے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے کی ضرورت ہی کیا۔ آپ کوئی منسوخ آیت پیش کیجئے ہمارے علماء بتا دیں گے۔ کہ یہ منسوخ نہیں ہے۔ اور اس کا یہ مطلب ہے امکان نسخ اور امکان عزل صرف الجھن اور فساد میں ڈالنے والی بحثیں ہیں۔

(۱۵۲) دین میں حیلہ آخر ہلاک کر دیتا ہے

لوگ عجیب عجیب طریقوں سے دینی امور میں حیلے اور فریب کرتے تھے یہودی لوگوں نے سبت کے دن مچھلیاں پکڑنے میں حیلہ استعمال کیا۔ تو وہ ملعون ہو کر بندر اور سؤر کے نام سے یاد کئے گئے۔ خدا کے ہاں مکاری اور حیلہ نہیں چلتا۔ اس کی دلوں پر نظر ہے۔ اس لئے شریعت میں حیلہ بہانہ سے مطلب براری کرنا سخت ترین گناہ ہے۔ باوجود اس کے استادوں نے کتاب الحیل بنا رکھی ہے۔ ہمارے ایک بزرگ حکیم فضل الدین صاحب مرحوم جب قادیان میں زندہ تھے۔ تو ایک طالب علم ان کے پاس آیا جایا کرتا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنے وطن بھیرہ بمعہ اہل خانہ تشریف لے گئے۔ اور گھر میں اس طالب علم کو آباد کر گئے۔ تاکہ گھر اور اثاثۃ البیت کی حفاظت رکھے۔ اس نے گھر کے سب بیلیوں اور گھڑوں کو کھول کر خوب گھی چاول شکر ہضم کیا۔ اور برابر کھاتا رہا۔ حتیٰ کہ سب اشیاء کی تقریباً صفائی کر دی جب حکیم صاحب واپس آئے۔ تو جس برتن کو کھول کر دیکھا اسے خالی پایا۔ آخر حیران ہو کر اس سے پوچھا کہ ہمارا گھی کہاں ہے اس نے کہا کہ میں نے کھا لیا۔ چاول کہاں ہیں۔ میں نے کھائے۔ شکر کہاں ہے میں نے کھائی۔ غرض اسی طرح بڑی صفائی سے ہر چیز کا اقرار کر لیا۔ آخر جب انہوں نے پوچھا کہ کیوں۔ تو آپ کہنے لگے کہ آپ ہی نے تو قرآن کی یہ آیت پڑھائی تھی او ما ملکتم مفاتحہ او صدیقکم دلوں یعنے تم پر کوئی الزام نہیں اگر اپنے دوستوں کے ہاں سے کچھ کھا لو۔ یا ان لوگوں کے ہاں سے کھا لو جن کی کنجیاں تمہارے پاس ہوں۔ سو میں آپکا دوست تھا۔ اور گھر کی کنجی بھی میرے پاس تھی۔ میں نے خدا کے حکم کے مطابق اگر کھا لیا۔ تو نادانستگی کا کوئی نہیں ہے۔ بس اس طرح کے حیلے لوگ کلام الٰہی سے نکال کر گویا خدا کے ساتھ بھی ہنسی کرتے ہیں۔ ان حیلوں سے حرام کو حلال کر لینا اور فرائض سے سبکدوشی حاصل کر لینا اسی کا نام قرآن مجید نے اعتداء رکھا ہے۔ (ولقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کونوا قردۃ خاسئین)

خلافت جوبلی فنڈ میں حصہ لینے والے مخلصین کی فہرست

اس مبارک تحریک میں جن مخلص احباب نے پانچ سو یا اس سے زیادہ رقم دینے کا وعدہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب سے کیا ہے۔ ان کی فہرست شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کی جاتی ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ سر موصوف نے سات ہزار پانچ سو کی رقم جیب خاص سے دینے کا وعدہ فرمایا تھا جس میں سے چھ ہزار روپیہ داخل بھی کرا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں بڑے بڑے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

۱ - آنریبل نواب چوہدری محمد الدین صاحب۔ جودھپور ۔ ۴۰۰۰ روپے
۲ - چوہدری بشیر احمد صاحب بی۔ اے سب جج معہ چوہدری رشید احمد صاحب برادر خورد ۔ ۲۰۰۰ روپے
۳ - شیخ اعجاز احمد صاحب۔ سب جج۔ دہلی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴ - کیپٹن محمد عطاء اللہ خان صاحب۔ آئی۔ ایم۔ ایس لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۵ - چوہدری اسد اللہ خان صاحب بار ایٹ لاء۔ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۶ - چوہدری فقیر محمد صاحب۔ کورٹ انسپکٹر ۔ ۱۰۰۰ روپے
۷ - ڈاکٹر عبد الحق صاحب۔ بازار حکیماں لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۸ - بابو محمد یوسف صاحب سول سیکرٹریٹ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۹ - قاضی محمد اسلم صاحب۔ ایم۔ اے۔ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۰ - مسٹر اے۔ آر صوفی ۔ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۱ - خان بہادر چوہدری نعمت خان صاحب۔ بیگم پور ۔ ۱۵۰۰ روپے
۱۲ - ڈاکٹر ایس۔ اے۔ لطیف صاحب۔ دہلی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۳ - میاں محمد شریف صاحب۔ ای۔ اے۔ سی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۴ - سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔ ۳۰۰۰ روپے
۱۵ - بیگم صاحبہ ،، ،، ،، ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۶ - سیٹھ فضل الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۷ - شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۱۸ - سید افضل علی صاحب مرحوم (وصول ہو چکا ہے) ۔ ۱۰۰۰ ،،
۱۹ - سیٹھ محمد غوث صاحب حیدر آباد دکن ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۰ - نواب اکبر یار جنگ بہادر ،، ،، ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۱ - ملک عمر علی صاحب کھوکھر۔ ملتان ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۲ - کپتان تقی الدین احمد صاحب آئی۔ ایم۔ ایس ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۳ - کپتان نذیر احمد صاحب ۱۳/۶ آر۔ ایف۔ رائفلز ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۴ - خان بہادر محمد علی خان صاحب ریٹائرڈ ای۔ اے۔ سی۔ کیمل پور ۔ ۱۰۰۰ ،،
۲۵ - خان محمد عبد اللہ خان صاحب رئیس۔ مالیر کوٹلہ ۔ ۴۵۰۰ روپے
۲۶ - چوہدری اعظم علی صاحب سب جج ۔ ۱۰۰۰ روپے
۲۷ - ایک غیر احمدی جنٹلمین جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے ۔ ۵۰۰ روپے
۲۸ - پیر اکبر علی صاحب۔ ایم۔ ایل۔ اے۔ فیروز پور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۲۹ - راجہ علی محمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی۔ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۰ - سید ارتضیٰ علی صاحب۔ لکھنؤ ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۱ - مرزا رشید احمد صاحب رئیس قادیان ۔ ۳۰۰۰ روپے
۳۲ - شیخ مظفر الدین صاحب پشاور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۳ - خان بہادر احمد الہ دین صاحب سکندر آباد دکن ۔ ۳۰۰۰ روپے
۳۴ - شیخ نعمت اللہ صاحب۔ برج انسپکٹر ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۵ - سید بشارت احمد صاحب وکیل حیدر آباد دکن ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۶ - چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار چک ۶/۱۱ ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۷ - ملک غلام رسول صاحب۔ شوق۔ لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۸ - ڈاکٹر فضل الدین صاحب کمپالہ۔ افریقہ ۔ ۱۰۰۰ روپے
۳۹ - سید عزیز اللہ صاحب۔ فارسٹ رینجر ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۰ - مرزا عزیز احمد صاحب۔ ای۔ اے۔ سی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۱ - ملک عبد الرحمٰن صاحب قصور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۲ - خان فقیر محمد خان صاحب ایگزیکٹو انجینیر انہار ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۳ - ڈاکٹر محمد سعید صاحب محبوب منڈیکو جے پور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۴ - مکرمہ بدر النساء صاحبہ نئی دہلی ۔ ۵۰۰ روپے
۴۵ - مکرمہ بیگم نصر اللہ خان صاحب ۔ ۵۰۰ روپے
۴۶ - خان بہادر محمد دلاور خان صاحب پشاور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۷ - محمد صدیق۔ محمد یوسف صاحب۔ کلکتہ ۔ ۱۰۰۰ روپے
۴۸ - ملک صاحب خان صاحب۔ نون ڈپٹی کمشنر ۔ ۲۰۰۰ روپے
۴۹ - چوہدری غلام حسین صاحب چک ۹۹ شمالی ۔ ۱۰۰۰ روپے
۵۰ - مکرمہ نسیم اللہ بیگم صاحبہ اہلیہ خان بہادر شمشاد علی صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور ۔ ۱۰۰۰ روپے
۵۱ - ڈاکٹر آسکر برنلر صاحب۔ لنڈن ۔ ۱۰۰۰ روپے
۵۲ - مسٹر محمود الحسن صاحب آئی۔ سی۔ ایس۔ مدراس ۔ ۱۰۰۰ روپے
۵۳ - ایک رئیس صاحب غیر مسلم جو نام ظاہر کرنا نہیں چاہتے ۔ ۲۰۰۰ روپے
۵۴ - ڈاکٹر نواب قریشی صاحب سشکر گڑھ ۔ ۵۰۰ روپے
۵۵ - چوہدری عطاء اللہ خان صاحب۔ ایس۔ ڈی۔ او رائے گڑھ بی این آر ۔ ۵۰۰ روپے
۵۶ - ایس۔ اے۔ یوسف صاحب کول منیجر آکڑا ۔ ۵۰۰ روپے
۵۷ - بابو عبد الرشید خان صاحب بنارس ۔ ۵۰۰ روپے
۵۸ - خان بہادر ابو الہاشم خان صاحب چوہدری کلکتہ ۔ ۱۰۰۰ روپے

ناظر بیت المال - قادیان

87

نفع مند کام

جو احباب کوئی روپیہ نفع پر لگانا چاہیں۔ انہیں چاہیئے۔ کہ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ میں انہیں بعض ایسے کام بتا سکتا ہوں۔ جن میں تجارتی طریق پر روپیہ لگایا جا سکتا ہے۔ اور بعض ایسے طریق جن میں روپیہ جائداد کی کفالت پر قرض لیا جائے گا۔ اس آخر الذکر طور پر روپیہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح محفوظ ہو گا۔ اور خاصہ نفع ساتھ لائے گا۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ احباب اس موقعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیں گے۔

فرزند علی۔ عفی عنہ۔
ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ قادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے مثال علوم

کائناتِ عالم کی تمام مخلوقات کا جوڑا

(از جناب مولانا غلام رسول صاحب راجیکی)

دنیا کو آج اس نئی علمی روشنی کے زمانہ میں نئی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ ہر ایک چیز کا جوڑا ہے۔ یہاں تک کہ درختوں اور جڑی بوٹیوں میں بھی نر و مادہ اور موثر متاثر کے لحاظ سے اس بات کی صداقت بپایۂ ثبوت تک پہونچ چکی ہے۔ لیکن عرب کے ایک امی صلے اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال کے بھی اوپر زمانہ گزر چکا کہ دنیا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے اعلان کیا۔ کہ ومن کل شئ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ یعنے ہم نے ہر ایک چیز کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے۔ اور یہ بات چونکہ قابل ذکر ہے۔ اور آئندہ کسی زمانہ میں اس کی صداقت بطور نشان ظاہر ہوگی۔ اس لئے تمہیں یہ بات یاد رکھنی چاہیئے۔

پھر اس زوجین کے مسئلہ کے اتنے انواع ہیں۔ کہ جن سے کئی قسم کے علوم مستنبط ہوتے ہیں چنانچہ آج ایک علم یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ ہر ایک چیز جس میں کوئی مضر پہلو ہے۔ اسی میں اس کے ازالہ کے لئے بطور علاج تریاقی خاصیت بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ تسلیم کیا گیا ہے۔ کہ بچھو اور بھڑ جس کے پچھلے حصہ میں زہریلا نیش ہوتا ہے۔ اگر اس کی نیش زنی کے بعد اس کے آگے کے حصہ کو کوٹ کر یا کسی تیل میں جلا کر ڈنک پر لگایا جائے۔ تو فوراً درد اور تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ اور یہ امر تجربہ سے صحیح ثابت ہو چکا ہے۔

اسی طرح قرآن کریم کی آیت قل

کل یعمل علی شاکلتہ کے رو سے

آج علاج بالشاکلہ سے بہت کچھ فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ چنانچہ پھلوں میں سے جو پھل کسی عضو سے مشاکلت اور مشابہت رکھتا ہے۔ وہ اس کے لئے مفید ہوگا۔ جیسا کہ بادام کا مغز انسانی دماغ کے لئے بمناسبت مغز مفید اور اخروٹ علاوہ مغز کی مناسبت کے مشابہت مغز دماغ کے لحاظ سے بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ اسی طرح گردے جگر پھیپھڑا دل دماغ حلال جانوروں کا انسانی اعضاء مذکورہ کے لئے مشاکلت اور مناسبت کے لحاظ سے فائدہ بخش ہیں۔

کوئی بیماری لاعلاج نہیں

دنیا میں بہت سے طبیب اور ڈاکٹر اپنی تشخیص اور علاج کے بعد یہ فتوے بھی صادر کر دیتے ہیں۔ کہ یہ بیماری اب لاعلاج ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے ساڑھے تیرہ سو سال سے بھی زیادہ عرصہ گزرا کہ فرمایا۔ کسی بیماری کے متعلق یہ کہنا کہ لاعلاج ہے صحیح نہیں۔ اس لئے کہ کوئی ایسی بیماری نہیں جس کے لئے خدا تعالیٰ نے کوئی دوا نہیں پیدا کی۔ چنانچہ ایک حدیث میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لکل داء دواء کا ارشاد فرمایا۔ کہ ہر ایک بیماری کے لئے دوا ہے۔ چنانچہ امریکہ اور یورپ کے بڑے بڑے محقق ڈاکٹر آج اس نظریہ کی تصدیق کرنے لگ گئے ہیں۔ کہ فی الواقعہ کوئی بھی بیماری ایسی نہیں۔ جو لاعلاج ہو بلکہ لاعلاج قرار دینا خود معالج کے قصور فہم اور کمی تشخیص اور عدم وسعت معلومات و تجارب کی وجہ سے ہوتا ہے۔ پھر علاج کے لئے بھی جامع طور پر کئی طرح کی تدابیر پیش کی گئی ہیں۔ جن میں سے بعض حسب ذیل ہیں

(۱) کلوا مما فی الارض حلالا طیبا۔ یعنی حلال کا استعمال کرو اور طیب اشیاء کا۔ حلال سے مراد جس کی شریعت اجازت دیتی ہو۔ یا بلحاظ علاج کے طب اجازت دیتی ہو۔ اور طیب سے مراد جو طبیعت کے لئے مرغوب اور پسندیدہ ہو۔ جس طرح بھوک کے وقت کھانا کھانے کی چیز اور پیاس کے وقت پینے کی چیز کے لئے کمی کو پورا کرنے کے واسطے طبیعت خواہش کرتی ہے۔ اسی طرح پر طبیعت کی خواہش کو بیماری کے وقت ملحوظ رکھنا بھی طبیعت کا تعاون اور صحت کا ذریعہ ہے۔

(۲) کلوا واشربوا ولا تسرفوا کے ارشاد میں اسراف یعنی زیادتی کا ازالہ کیا۔ جس سے بیماری کا پیدا ہونا کھانے کی زیادتی یا کسی غیر موافق طبیعت و مزاج کھانے سے بیماری کا پیدا ہونا مراد ہے۔ اس کے لئے روزہ رکھنا مفید بتایا۔ چنانچہ کتب علیکم الصیام کے فوائد میں لعلکم تتقون فرما کر روزہ کو بیماریوں سے محفوظ رہنے کا ایک طریق بطور علاج کے بتایا ہے۔ اب ڈاکٹروں نے بھی روزہ کو کئی طرح کی امراض کا علاج قرار دیا ہے۔

(۳) دعا اور توجہ الی اللہ سے فائدہ اٹھانا اذا مرضت فھو یشفین یعنے جب میں بیمار ہو جاتا ہوں۔ تو شفا وہی مجھے بخشتا ہے۔ خواہ دوا اور علاج کے طریق سے خواہ دعا اور توجہ الی اللہ کے طریق سے اور کبھی روحانی طور پر بلا کسی دوا اور دعا کے خود بخود طبیعت اور مزاج کے طبعی تغیرات سے، بہر حال شفا اسی واہب الشفا ہستی سے ہی ملتی ہے۔

(۴) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ لکل داء دواء جس طرح جسمانی امراض کے متعلق پایا جاتا ہے ویسے ہی روحانی امراض کے متعلق کیونکہ ہر ایک روحانی مرض بھی جسمانی امراض کی طرح حالت صحت کے اعتدالی مقام سے کمی بیشی کی صورت میں نقطۂ اعتدال سے ہٹنے کا نام ہے۔ اور جب مرض کے پیدا ہونے کی کوئی راہ ہے۔ اور کوئی سبیل ہے جس سے بیماری آتی ہے۔ تو اس کے جانے کے لئے کیوں کوئی راہ نہیں ہو سکتی۔ حالانکہ صحت اور حد اعتدال پر مزاج اور طبیعت کا پایا جانا یہ اصل ہے۔ اور فطری چیز ہے۔ اور بیماری ایک عارضی امر ہے۔ اسی طرح گناہ روحانی مرض کا نام ہے۔ اور سورۂ فاتحہ کی آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کے رو سے روحانی صحت کی حالت کو صراط مستقیم قرار دیا گیا ہے جو تمام نیکیوں پر قائم ہونے اور تمام بدیوں سے محفوظ رہنے کی حالت ہے۔ اور المغضوب علیھم سے مراد وہ گناہ اور روحانی بیماریاں ہیں جو بیجا عداوت کی وجہ سے پیدا ہوں۔ جیسے یہود میں حضرت مسیح کی عداوت کی وجہ سے اور ضالین سے مراد وہ گناہ اور روحانی امراض ہیں جو بیجا محبت سے پیدا ہوں جیسے قوم نصاریٰ نے میں حضرت مسیح کی بیجا محبت کی جس سے مسیح کو خدا اور خدا کا بیٹا بنا لیا گیا۔

(۵) جس طرح جسمانی امراض کی وجہ سے بعض اوقات اچھی سے اچھی اور لذیذ سے لذیذ غذا بھی کوئی لطف نہیں دیتی۔ بلکہ خلاف صحت الٹا اثر کرتی ہے۔ جس طرح ایک قولنج والے کو زردہ پلاؤ کھلانا مضر ہے۔ اسی طرح روحانی امراض میں بھی روحانی انعامات اور عبادات اور حسنات کے کام کوئی لطف نہیں دیتے۔ بلکہ ایسے مریض کو جب تک جاتا ہوا ثواب طاعت دزیر طبیعت ادھر نہیں آتی

حفظانِ صحت

روحانیت کیلئے جسمانی صحت کی ضرورت

کھانا کب اور کس طرح کھانا چاہیئے

پیدائش انسان کی غرض

خالق ارض و سما نے انسان کو دنیا میں پیدا کرنے کی ایک غرض رکھی ہے۔ کم از کم الفاظ میں بیان کرنا چاہیں۔ تو یہی کہہ سکتے ہیں کہ قرآن کریم نے مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ میں بیان فرمائی ہے۔ یعنی بندے کا کام یہ ہے۔ کہ اپنے مالک کے ہر حکم اور ہر قانون پر فرمانبردار غلاموں کی طرح عمل کرے۔

چونکہ انسان روح اور جسم کے مجموعہ کا نام ہے۔ اس لئے اس کے لئے احکام بھی یا تو روحانی امور کے متعلق ہیں۔ یا جسمانی امور کے متعلق یا ایسے جن کا دونوں سے تعلق ہے۔ اور حقیقت تو یہ ہے کہ جیسے زندگی میں روح اور جسم کا تعلق غیر منفک ہے۔ ویسے ہی ان قوانین و احکام کا جن کا بظاہر روح سے تعلق ہے۔ جسم پر بھی اثر ہے۔ اور جو بظاہر جسم سے متعلق ہیں ان سے روح بھی کسی حد تک ضرور متاثر ہوتی ہے۔

اگرچہ عبادت کا لفظ اپنے معانی کے لحاظ سے فرمانبرداری کے معنوں میں عام ہے۔ مگر اصطلاحاً ایسے اعمال سے خاص کر دیا گیا ہے۔ جو اخلاقی اور روحانی ترقی کے حصول کی غرض سے انسان بجا لاتا ہے۔ لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ انسانی جسم کی صحت اور اس کے دل و دماغ کی صفائی اور احساسات کی نزاکت ایسی چیزیں ہیں۔ جن کا دارومدار گو بہت حد تک جسم کی درستی پر ہے مگر ان اعمال پر بھی جو خالصۃً روحانی کہلاتے ہیں۔ ان کا بہت حد تک اثر ہے جب انسان بیمار ہو تو عام حالات میں عبادت بھی ایک بوجھ ہو جاتی ہے اور انسان بظاہر مقررہ اعمال بجا لاتا ہوا بھی ان کی حقیقت سے کوسوں دور ہوتا ہے۔

الغرض انسان کے لئے اس کی صحت جسمانی ایک ایسی چیز ہے۔ جس کا زندگی کے مقصد کے حصول میں بہت دخل ہے اور ویسے بھی انسان کی فطرت صحت کی خواہشمند ہے۔ بیماری اس کے لئے ایک غیر طبعی حالت ہے۔

صحت کے حصول اور قیام کے ذرائع

جب صحت جسمانی ایک ایسی ضروری چیز ہے۔ تو ہمیں دیکھنا چاہیئے۔ کہ صحت کسے کہتے ہیں۔ اور اس کے حصول اور قیام کے کیا ذرائع ہیں۔ میں صحت کی کسی باریک اصطلاحی تعریف کے پیچھے پڑنا نہیں چاہتا۔ موٹے لفظوں میں اس قدر کہنا چاہتا ہوں۔ کہ حالت صحت وہ ہے جب انسان کے قوی عمدگی سے کام کر رہے ہوں۔ اور ایسا کرنے میں اس معمولی کلفت کے سوائے جو معمولی آرام یا نیند سے دور ہو جایا کرتی ہے۔ انسان کو کوئی تکلیف محسوس نہ ہو۔ جب معمولی خوراک صحیح معنوں میں اس کا جزو بدن بن کر بدل ما یتحلل کا کام دیتی جائے۔ اور تمام ایسے فضلات جو خوراک وغیرہ کے جسم میں ہوں۔ بغیر کسی تکلیف یا تکلف کے یا خارجی امداد کے جسم سے خارج ہوتے رہیں۔ تو یہ صحت کی حالت ہے۔ یہ سارا عمل طبعی ہے۔ اور جسم کی مشینری ایسی وضع کی گئی ہے کہ اگر اس میں کوئی روک واقع نہ ہو۔ تو یہ کام خود بخود ہوتا رہتا ہے۔ لیکن جب اس میں کسی وجہ سے روک پیدا ہوتی ہے۔ تو اس حالت کا نام حالت بیماری ہے۔

بیماری کے اسباب

بیماری کے کئی اسباب ہو سکتے ہیں۔ جن پر بحث کرنا فاضل اطبا کا ہی کام ہے۔ وہ سب میرے اس مضمون کے حلقہ سے خارج ہیں۔ مجھے اس وقت صرف ان اسباب سے ایک حد تک بحث کرنا ہے۔ جن کا تعلق اس غذا سے ہے جو جسم انسانی میں بطور بدل ما یتحلل مونہہ کے راستے سے بالارادہ داخل کی جاتی ہے۔ اس طریق میں جو غلطیاں اور طبعی قانون صحت کی خلاف ورزیاں ہوتی ہیں۔ وہ بھی بہت حد تک بیماری کے پیدا کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں۔ چنانچہ انگریزی میں ایک ضرب المثل ہے۔ کہ

Man digs his grave with his own mouth.

یعنی انسان اپنی قبر اپنے مونہہ سے کھودتا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان ایسی چیزیں کھا لیتا ہے یا ایسے طریق پر یا ایسے اوقات میں کھا لیتا ہے۔ کہ وہ کھانا بیماری پیدا کر کے اس کی موت کا موجب بن جاتا ہے۔

ان تمام امور پر بحث کرنا تو مشکل ہے۔ میں اس وقت صرف ایک چیز کو لیتا ہوں۔ ہر انسان کہتا تو یہ ہے کہ وہ کھانا اس لئے کھاتا ہے۔ کہ اسے بھوک لگتی ہے۔ ایک بچہ بھی کہتا ہے اماں بھوک لگی ہے۔ مگر بھوک جس قدر عام چیز ہے۔ اس کی حقیقی شناخت آج کل کے غیر طبعی ماحول میں انسانوں کے لئے بہت مشکل ہو رہی ہے۔ اور بلا خوف تردید کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس بارہ میں حیوانوں کا علم انسانوں کے علم سے عام طور پر زیادہ صحیح اور درست ہے۔ چنانچہ اس مضمون میں میں طبعی حفظانِ صحت کے طریقوں کے ماتحت اس امر پر روشنی ڈالنے کی کوشش کروں گا کہ حقیقی بھوک یا اشتہائے صادق کیا چیز ہے۔

اشتہائے صادق کیا چیز ہے

اس علم کا ایک فاضل لکھتا ہے۔ کہ قانون صحت میں سب سے بڑا سوال یہ ہے۔ کہ اشتہائے صادق کیا چیز ہے۔ وہ یہاں تک کہتا ہے۔ کہ حقیقی اشتہا کی شناخت ہی نفس انسانی کی شناخت ہے جو یہ نہیں جانتا وہ درحقیقت اپنے آپ کو بھی نہیں جانتا۔

عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ بھوک کی شناخت کون سی مشکل چیز ہے۔

یہ تو ایک معروف کیفیت ہے۔ جب بھوک لگتی ہے۔ تو معدہ خود ہی غذا کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس لئے جب معدہ کی طرف سے ایسا مطالبہ ہو۔ تو کھانا کھا لینا چاہیئے۔

مگر یہ خیال ضروری نہیں کہ ہر حالت میں درست ہو۔ اکثر اوقات تو جب معدہ کی طرف سے اس قسم کا مطالبہ ہوتا ہے۔ اور ایک شخص کہتا ہے۔ کہ مجھے بھوک لگی ہے۔ تو اس کی مراد اس سے زیادہ نہیں ہوتی۔ کہ اس کے اندر کسی مزیدار چیز کے کھانے کی خواہش پیدا ہوئی ہے۔ جو اس کو آئندہ غذا میں ملنے کی توقع ہے ایسے وقت میں اگر انسان مزے کا خیال دل سے نکال دے اور صرف سادہ پانی گرم یا سرد جیسا پسند کرے۔ تھوڑا تھوڑا کر کے پی لے۔ تو معدہ کی وہ بظاہر ناقابل برداشت طلب بالکل جاتی رہتی ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ معدہ میں ایک قسم کا خلا یا قراقر یا جلن

یا سوزش پیدا ہو جانے کا نام بھوک ہے۔ مگر یہ خیال بھی بقول ماہرین طبی اصول صحت درست نہیں۔ بلکہ یہ بیماری کی علامات ہیں۔ ان میں سے بعض نے ترک ناشتہ کی تدبیر پر عمل کیا ہے اور وہ کہتے ہیں کہ بھوک کا حقیقی احساس معدہ میں نہیں بلکہ گردن سے نیچے بھی کہیں نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا صحیح احساس ایک دماغی کیفیت ہے جس کو بعد میں بیان کیا جائے گا۔ چنانچہ ایک عورت کا ذکر ہے کہ خوب سیر ہو کر کھانے کے دو گھنٹے بعد وہ یہ شکایت کیا کرتی تھی۔ کہ اس کو بھوک لگ گئی ہے اور وہ دعویٰ کرتی تھی کہ میرے معدہ میں اب غذا کا کوئی حصہ باقی نہیں۔ مگر ایک ڈاکٹر نے کہا کہ تمہارا یہ دعویٰ غلط ہے۔ چنانچہ جب سٹومک پمپ کے ذریعہ اس کے معدہ میں جو کچھ تھا۔ باہر نکالا گیا۔ تو اس میں سے بیشتر حصہ غیر ہضم شدہ غذا کا نکلا۔

دماغی کمزوری یا مرض کا نام بھوک رکھنا غلطی ہے

بعض صورتوں میں تکان اور غشی اور کسی دماغی کمزوری یا مرض کا نام بھوک رکھ لیا جاتا ہے۔ اور یہ سچ ہے کہ بعض اوقات اس وقت کچھ کھا لینے سے ایک عارضی صورت افاقہ بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر تجربہ کے اصول کے مطابق یہ بھوک نہیں بلکہ بیماری ہے۔ جس کا علاج غسل وغیرہ سے کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ ایسی حالت میں غذا ہرگز نہیں کھانی چاہئیے کیونکہ یہ کیفیت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب سابقہ خوراک کے ردی فضلات جسم میں موجود ہوں۔ اور ان سے پیدا شدہ زہروں نے Vital waves یا زندگی کی لہروں کے دوران میں رکاوٹ پیدا کر رکھی ہو ان کے نزدیک ضروری ہے کہ ایسے وقت میں آرام لینے یا کسی اور ذریعہ سے پہلے تکان وغیرہ کو دور کیا جائے۔ اور ہلکا تیشے سے یا کسی اور طریق سے ردی مادہ کو جسم میں سے خارج کیا جائے کیونکہ جب تک یہ نہ ہو۔ حقیقی اشتہاء کا ظہور ہونا محال ہے۔

پُرتکلف غذا سے موت

ڈاکٹر لیٹن Dr Laton نے ایک شخص کا واقعہ لکھا ہے جو تھکا ہوا اپنے گھر آیا اور پُرتکلف غذا خوب سیر ہو کر کھا لی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ مر گیا۔ وجہ یہ تھی کہ اس وقت اس کے اندر جو قوت (حصہ) تھوڑی بہت تھی۔ ضرورت تھی کہ وہ اس کے اندرونی فضلات کے خارج کرنے میں صرف ہوتی مگر اُس کھانا کھا کر اس کو اس ضروری کام سے روک دیا گیا۔ اور نہ صرف وہ پہلی زہر ہی اس کے جسم میں رہی۔ بلکہ نئی غذا سے بھی جو زہر پیدا ہوئی اس نے اس میں اضافہ کیا اور اس کی زندگی کا اس زہر سے خاتمہ ہو گیا۔

خوراک کا عمل جسم انسانی میں

ان مفروضہ علامات اشتہاء کو رد کرنے کے بعد دیکھنا چاہئیے۔ کہ پھر اشتہائے صادق کی علامات کیا ہیں۔ قبل اس کے کہ میں وہ بیان کرنے کی کوشش کروں۔ بالاختصار یہ بیان کر دیتا ہوں۔ کہ خوراک کا عمل جسم انسانی کے اندر کیا ہے۔ اور کس طرح وہ بدل یا تحلیل ہو کر کھوئی ہوئی قوتوں کو بحال کرتی ہے۔

انسان کی خوراک کے ابتدائی مراحل تو انسان کے لئے اختیاری ہیں۔ مگر باقی مراحل میں قدرت بغیر اس کے براہ راست ارادہ کے کام کرتی ہے۔ گو اپنے طریق عمل سے وہ مراحل میں بھی روک پیدا کر سکتا ہے۔ مثلاً یہ تو انسان کا کام ہے کہ پہلے غذا مناسب دیکھ کر منہ میں ڈالے خراب شدہ یا گندی یا بدبودار یا بالفاظ دیگر مضر صحت و ناپاک غذا نہ کھائے۔ عام طور پر انسان کی ناک اور زبان بتلا دیتے ہیں کہ یہ خوراک کس قدر مضر ہے یا مفید۔ مگر یہ دو دربان جو خوراک کے راستہ پر بیٹھے ہیں بہت دیانتدار نہیں حتیٰ کہ اگر ان کی اعلیٰ اور پختہ تربیت نہ ہو تو عام دربانوں کی طرح یہ بھی رشوت قبول کر لیتے ہیں۔ اور ایسی خوراکوں کو اندر جانے کی منظوری دیدیتے ہیں۔ جو نہیں جانی چاہئیں بلکہ جب ان کو رشوت کی لت پڑ جائے تو اصل مستحقین داخلہ پر غیر مستحقین کو ترجیح دینے لگ جاتے ہیں۔ یہ رشوت کیا ہے۔ یہ مختلف قسم کے مصالح اور خوشبوئیں اور دیگر حسِ ذائقہ کو خوش کرنے والی چیزیں ہیں اور مختلف قسم کی چٹنیاں وغیرہ جن کے ذریعہ ایسی خوراکوں کو جنہیں یوں قابل قبول نہیں سمجھا جاتا نہ صرف قابل قبول بلکہ مزیدار کھاجا بنا لیا جاتا ہے۔ اس طرح پر انسان کا کام دربان نہ صرف غیر مفید کھانوں کو داخلہ کی اجازت ہی دیدیتے ہیں۔ بلکہ اس مقدار میں اندر جانے کی اجازت دیتے ہیں کہ جو قدر واجب سے زیادہ ... اور اس طرح غریب معدہ پر ... بلا وجہ زیادہ بوجھ پڑ جاتا ہے۔

ہضم کا پہلا درجہ

کھانا جس وقت منہ میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے ہضم کا پہلا درجہ وہیں سے شروع ہو جاتا ہے۔ مثلاً یہ ضروری ہے کہ کھانا خوب دانتوں سے چبایا جائے اور اس کے ساتھ اس میں شیریں لعاب دہن کی خوب آمیزش جو بہت حد تک اس کے ہضم کرنے میں ممد ہے۔ معمولی کھانا بھی اگر خوب چبا کر کھایا جائے۔ تو اس میں ایک خاص شیرینی اور لذت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اگر حقیقی بھوک بھی اس وقت موجود ہو۔ تو پھر تو اس کی لذت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

امریکہ کا مشہور ڈاکٹر فلیچر کیا خوبصورت الفاظ میں کہتا ہے:-

Taste every morsel of your food till there is no taste left.

یعنی اپنی خوراک کے ہر ایک لقمہ کو (چبا چبا کر) اس کے ذائقہ سے لطف اندوز ہو۔ جب تک اس کا ذائقہ موجود رہے۔ اگر اس پر عمل کیا جائے۔ تو ایک تو تھوڑی خوراک سے اور سادہ خوراک سے انسان اتنی قوت حاصل کر سکتا ہے۔ جو ایسے انسان سے اعلیٰ خوراک سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ دوسرے بہت حد تک بیماری سے بھی محفوظ رہتا ہے۔ گویا اس کو جسمانی آرام کے علاوہ مالی رنگ میں بھی دوہری بچت ہوتی ہے۔ خاکسار ملک مولا بخش پنشنر

اعلان تحقیقاتی کمیشن

مجلس مشاورت کے موقع پر یہ بات ہمارے علم میں آئی۔ کہ بعض اوقات اب بھی احباب کو یہ شکایت ہو جاتی ہے کہ ان کی خط و کتابت کا جواب صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر سے یا تو پہنچتا نہیں یا بہت دیر میں پہنچتا ہے۔ مہربانی فرما کر جس دوست کو آئندہ اس قسم کی شکایت ہو وہ سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن کے نام معرفت سپرنٹنڈنٹ دفاتر صدر انجمن احمدیہ قادیان مع ثبوت بھجوا دیا کریں۔

خاکسار۔ غلام محمد اختر سیکرٹری تحقیقاتی کمیشن

فضیلتِ سیّدِ خیر المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

از شیخ محمد احمد صاحب مظہر بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی کپورتھلہ

سراسیمگانند ہرزہ سرا بگویند احراریاں برملا
کہ فرماں پرستانِ خیل الورا شمارند توہین و ہتکش روا"
ستم بیں کہ بر رُوئے مردم دروغ
بگویند و جویند از وَے فروغ

بہ حیلہ گری ہا بہ تزویر ہا بہ چندیں فریبند تدبیر ہا
بہ بہتان طرازی بہ تحریر ہا بہ دشنام بازی بہ تقریر ہا
بباقند احراریانِ سُترگ
دروغے ز کوہِ ہمالہ بزرگ

چو احرار باشند فارغ نشیں سیاست گزین و بغاوت قریں
نہ بینی کہ ہموارہ از بہرِ دیں بگردیم ما گردِ رُوئے زمیں
بلندی بنامِ پیمبر دہیم
پئے ارجمندیش منبر نہیم

بہ کونسل نشینند احرارِ شاد نیارند از کارِ دیں ہیچ یاد
نہ در دل ہراسے زیوم التناد نہ زاں بر دلِ شاں وزیدست باد
زِحبِّ نبیؐ قیسِ بیگانہ اند
بشمعِ زر و سیم پروانہ اند

زِ عشقِ محمدؐ بدر رُدیم ما کمر در زیر پایش چو گردیم ما
ہمہ بحر و بر در نوردیم ما ہمہ گردِ عالم بگردیم ما
بہ تبلیغِ دیں گرم جولاں شویم
نہ چوں دشمناں پا بجولاں شویم

بیا تا چنیں حرف ورائے زنیم بہ عشقِ محمدؐ نوائے زنیم
بہ احراریت پشتِ پائے زنیم پرِ خود بدیگر ہوائے زنیم
سر آمد کنوں وقتِ ایں عاریت
نہ احرار ماند، نہ احراریت

ستُنم شاہِ لولاکؐ را کہ عرشی کند ذرۂ خاک را
بوصفش رسائی نہ ادراک را نہ اندیشۂ چست و چالاک را
بُود بر سرِ عرشِ ربّ الانام
ورا لحظہ لحظہ فراتر مقام

بگردارِ باغِ ہمیشہ بہار دمادم دہد نَو بنَو برگ و بار
جہاندار او دیگراں شہریار شریعت ازو شد ابد پائدار
گر چند انکہ چیزے بُوَد سودمند
بگیتی بُوَد آں قدر بود مند

چو میگردد ایں جنب جنبانؐ زمیں زِ خورشید تغییرِ ساعات بیں
چو اسلامیانند ہر جا مکیں بہر لمحہ وقتِ نمازے گزیں
در آں تا قیامت زِ بدوِ وُجود
بپایانے رسد بر محمدؐ درود

ز دارالاماں تا باقصائے رُوم بہ امریک و یورپ بہر مرز و بُوم
بخشک و تر و ہم بریگِ سموم زِ قرآں بباریم تازہ علوم
بنامِ محمدؐ جہاں پر کنیم
زِ غلغلہ بانگ ہائے اذاں پر کنیم

بہ پست و بلند و بہ شیب و فراز بہر لمحہ آید چو وقتِ نماز
بہ راز و نیاز و بسوز و گداز درودے بجانش رسانیم باز
ببارد بروؐ رحمتِ کردگار
بروں از حساب و فزوں از شمار

بلبل و نہار و ببام و بشام دمادم پیاپے مسلسل مدام
ز ہر گوشۂ ربعِ مسکوں تمام رسد بر محمدؐ درود و سلام
فضیلت دلیلِ حسابی خود ست
کہ نورِ نبیؐ آفتابی شد ست

تحریک جدید سال چہارم کے وعدے

جلد سے جلد پورے کئے جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔
"خدا تعالےٰ کے کام ہو کر رہیں گے۔ بندوں کی سستی یا غفلت ان میں کوئی ہرج پیدا نہیں کر سکتی۔ وہ جو سستی کرتا ہے۔ خود اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو خدا تعالےٰ کے فضلوں سے محروم کرتا ہے۔ خدا تعالےٰ کا دین زید یا بکر کا محتاج نہیں۔ اگر زید یا بکر پہلی آواز دینے والوں میں سے نہیں۔ تو خدا تعالےٰ دوسرے ثواب کی پہلی آواز بھی انہی تک پہنچاتا ہے۔ لیکن اگر وہ اس آواز کو نہ سنیں اور اس کی طرف سے اپنے کان بہرے کر لیں۔ تو پھر وہ دوسرے شخصوں کو آگے لے آتا ہے۔ تا کہ وہ اس کے دین کی خدمت کریں۔ کہ خدا تعالےٰ کی فوج میں تھک جانے والے اور ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور نتائج کے متعلق جلد بازی کرنے والے کبھی قبول نہیں ہوتے"۔

تحریک جدید سال چہارم کی مالی قربانی کے متعلق حضور کا یہ ارشاد ہے۔ کہ وعدوں کی ادائیگی مخلصین جماعت کو فوراً کر دینی چاہیئے۔

پس وہ احباب جن کے وعدے آخر سال میں ادا کرنے کے ہیں۔ وہ ابھی غفلت میں وقت نہ گزار دیں۔ کہ ابھی بہت وقت پڑا ہے۔ گذشتہ سہ سالہ تجربہ بتاتا ہے۔ کہ بالعموم ایسے دوست آخر وقت میں بھی ادا نہیں کر سکتے۔ اور ثواب سے محروم رہ جاتے ہیں۔ خدا کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ مالی قربانیوں کے لئے ماحول ساتھ کے ساتھ پیدا کرنا چاہیئے۔

پس جن دوستوں کے وعدے سال کے آخر میں دینے کے ہیں۔ وہ نفس کے اس دھوکہ سے کہ سال کے آخر میں ادا کر دیں گے۔ بچ جائیں اور بہتر ہوگا۔ کہ وہ اپنے وعدے کی رقم اگر کسی وجہ سے یکشت نہیں دے سکتے۔ تو قسط دار ادا کرنا شروع کر دیں۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید۔ قادیان

مخلصانہ خدمت اور نیک نمونہ نے انقلاب پیدا کر دیا

چک ۲۷۔ آر۔ بی۔ ضلع لائل پور کے ایک احمدی ہیڈ ماسٹر سید طفیل محمد شاہ صاحب کے خلاف بعض لوگوں نے محض اس لئے شور مچانا شروع کیا۔ کہ وہ احمدی ہیں۔ حالانکہ وہ اس سے پہلے بھی وہاں رہ چکے اور اپنی دیانت داری اور خدمت خلق کی وجہ سے بہت ہر دلعزیز تھے۔ اور اب بھی اس پہلو سے ان میں کوئی تغیر نہ آیا تھا۔ بلکہ وہ اور زیادہ خدمت گذاری اور فیض رسانی کا جذبہ لے کر آئے تھے۔ ان کی مخالفت کی اطلاع حکام بالا تک بھی پہنچی۔ اور وہ گاؤں کے لوگوں کو سمجھانے کی ہر طرح کوشش کرتے رہے۔ مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ انہیں ہر طرح تنگ کیا گیا۔ طرح طرح کی تکالیف پہنچائی گئیں۔ لڑکوں کو مدرسہ جانے سے روک دیا گیا۔ رستوں پر پہرے بٹھا دیئے۔ تاکہ کوئی لڑکا نہ جانے پائے۔ اور سکول ٹوٹ جائے۔ سید صاحب نے تمام تکالیف نہایت صبر سے برداشت کیں۔ اور جہاں تک ممکن ہوا۔ فیض پہنچانے کی کوشش کرتے رہے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ان لوگوں کے پتھر دل نرم ہو گئے۔ ان میں دشمنی اور عداوت کی جگہ محبت پیدا ہو گئی۔ اور غصہ کی جگہ ندامت نے لے لی۔ چنانچہ انہوں نے تحصیلدار صاحب لائل پور کو ایک درخواست لکھ کر دی۔ جس میں لکھا۔

گذارش فدویان اہلیان دیہہ ہذا کی یہ ہے۔ کہ ہمیں موجودہ ہیڈ ماسٹر سید طفیل محمد شاہ صاحب کے متعلق کسی امر کی کوئی شکایت نہیں ہے نہ پہلے تھی۔ نہ آئندہ امکان ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب بڑی خوبیوں کے انسان ہیں اول نہایت باسمجھ طبیب ہیں۔ اور طبی خدمت گذاری میں پبلک کے ساتھ نہایت شریفانہ۔ بے غرضانہ۔ اور بالکل غیر متعصبانہ سلوک ہے۔ ان کی نظر میں کیا امیر اور کیا غریب سب یکساں انسان اور مساویانہ ہمدردی اور محبت کے مستحق ہیں۔ چوبیس گھنٹے خدمت خلق میں کمربستہ رہتے ہیں کوئی مریض دن کو بلائے۔ یا رات کو۔ کوئی فیس نہیں کوئی طمع نہیں۔ بلکہ دوائی بھی اپنی گرہ سے مفت دی جاتی ہے۔ ایک مختصر سی ڈسپنسری یعنی ایک چھوٹا سا خیراتی شفاخانہ ہے۔ جو اپنی گرہ سے کھول رکھا ہے۔ جس کے لئے اپنی تنخواہ کا ایک کافی حصہ وقف کر رکھا ہے۔ کسی سے ایک پیسہ تک دوائی کی قیمت نہیں لی جاتی۔ عام پبلک۔ سکول سٹاف۔ اور طلباء میں راست گوئی سادگی۔ خوش اخلاقی میں انسانیت کا صحیح نمونہ ہیں۔ اس لئے اس بلند اخلاق انسان نے طلباء میں بھی ایسے اخلاق۔ سچائی۔ سادگی۔ صفائی وغیرہ کی ایک نمایاں روح پیدا کر دی ہے۔ طلباء کی نہایت عمدہ تربیت ہو رہی ہے ان سے جھوٹ۔ گالی۔ والدین اور بڑوں کی نافرمانی۔ اور بے ادبی ایسی قبیح عادات بہت حد تک دور کر دی گئی ہیں۔ الغرض یہ وہ اوصاف حمیدہ ہیں جو ایک قابل ہیڈ ماسٹر میں ہونے ضروری ہیں۔ گذشتہ دنوں جو شر انگیزی اور سٹرائیک وغیرہ ان کے خلاف ہوئی۔ وہ ایک وقتی جوش کے ماتحت ہماری ناسمجھی سے ہوئی۔ اس لئے آج ہم حضور کے سامنے اپنی ان ناشائستہ حرکات (سٹرائیک وغیرہ) کے متعلق اظہار ندامت کرتے ہوئے اعتراف کرتے ہیں۔ کہ گذشتہ دنوں میں جو کچھ ہم سے ہوا۔ ہماری نادانی اور ناسمجھی سے ہوا۔ اور کسی کے بہکانے سے ہوا۔ ورنہ اس نافع انسان کا وجود کے احسانات کے نیچے ہمارا ایک ایک بال دبا ہوا ہے۔

فدویان اہلیان دیہہ و سکول سٹاف و طلباء سکول
چک ۲۷۔ آر۔ بی۔ ضلع لائل پور

اس سے ظاہر ہے کہ سچی اور مخلصانہ ہمدردی کس طرح سخت مخالفین کو خیر خواہ اور ہمدرد بنا سکتی ہے۔

برطانیہ اور اٹلی کے درمیان معاہدہ

لنڈن ۱۷ اپریل۔ اٹلی اور برطانیہ کے درمیان سمجھوتہ کی دستاویز مکمل ہو گئی ہے۔ یہ مفاہمت ایک ایسا بڑا واقعہ ہے۔ جس کی یاد دلوں سے محو نہ ہو سکے گی۔

اس سمجھوتہ کی رو سے سوڈان کینیا اور صومال کی سرحدوں کا فیصلہ کر دیا جائے گا۔ اس فیصلہ کی بحث و تمحیص کے دوران میں مصر کو شامل ہونے کا موقع دیا جائے گا۔ تاکہ وہ ان امور کے متعلق اظہار رائے کر سکے جو مصر پر اثر انداز ہو سکتے ہوں۔ اس کے علاوہ تجارت اور دیگر معاملات سے تعلق رکھنے والے معاملات کے متعلق بحث و تمحیص کر لی جائے گی۔

اٹلی نے [illegible] دلایا ہے کہ بحیرہ روم کے مشرقی حصے میں اگر کوئی بحری یا ہوائی مستقر قائم رکھا گیا۔ تو اس کی اطلاع برطانیہ کو دیدی جائے گی۔

دونوں حکومتوں نے اعلان کر دیا ہے کہ یمن کی آزادی اور دولت سعودیہ عربیہ کی خود مختاری میں مداخلت نہیں کی جائے گی۔ بلکہ دوسری طاقتوں کو اس قسم کے اقدام سے باز رکھا جائیگا

برطانیہ نے یقین دلایا ہے کہ فلسطین اور عدن کے متعلق وہ اٹلی کو مطمئن کر دیگا۔ اور عدن میں اسے مناسب حقوق و مراعات عطا کرے گا۔

اٹلی نے اقرار کر لیا ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں آئندہ برطانیہ کے خلاف کوئی معاندانہ پروپیگنڈا نہیں کرے گا

اٹلی طرابلس الغرب کی نو آبادی سے اپنی زائد افواج کو واپس بلالے گا یہ واپسی ایک ہزار سپاہی فی ہفتہ کے حساب سے جاری رہے گی۔ اور اس وقت تک ختم نہ ہوگی۔ جب تک کہ صورت حالات اعتدال پر نہ آ جائے اس معاہدہ کے مطابق طرابلس میں اطالوی فوج آج کی بہ نسبت آدھی رہ جائیگی

ہسپانیہ سے والنٹیروں کو واپس بلا لینے کے متعلق اٹلی اور برطانوی فارمولا پر عمل پیرا ہو جائے گا۔ اور وہاں سے اطالوی سپاہیوں کو واپس بلا لینے کا کام فوراً شروع کر دیا جائے گا۔

جزائر بلیارک سمندر پار کے ہسپانوی مقبوضات یا ہسپانوی مراکش میں اٹلی کسی سیاسی تفوق یا معاشی مراعات کا طالب نہ ہوگا۔ اور ان علاقوں میں فوجیں رکھنے کی تمنا بھی نہ کرے گا۔

برطانیہ نے اقرار کیا ہے کہ معاہدہ پر عمل درآمد ہونے سے پہلے ہسپانیہ جمعیت اقوام کے اگلے اجلاس میں یہ تحریک پیش کر دیگا۔ کہ حبشہ پر اطالوی قبضہ کو تسلیم کر لیا جائے۔

بردہ فروشی کے انسداد کی جدوجہد میں دونوں ممالک ایک دوسرے کا ہاتھ بٹاتے رہیں گے۔

برطانیہ اور اٹلی اقرار کرتے ہیں کہ اپنے زیر اثر کسی ملک کے لوگوں کو ایک دوسرے (اٹلی و برطانیہ) کے خلاف بھڑکانے کی کوشش نہیں کرینگے

بحر احمر میں دونوں ملکوں کی حیثیت وہی ہوگی جو اس سے پہلے تھی۔ سعودی عرب اور یمن کے کسی علاقہ میں برطانیہ یا اٹلی کوئی قلعہ کوئی عسکری استحکام کوئی بحری یا ہوائی مستقر تیار نہ کریں گے

جزیرہ کامران میں حاجیوں کے لئے برطانیہ نے حفظان صحت کے جو انتظامات کر رکھے ہیں۔ اٹلی ان پر معترض نہ ہوگا۔ عدن میں وہاں کے قانون کے مطابق

اطالویوں کو پوری پوری آزادی حاصل رہے گی۔

برطانوی وزیر اعظم نے مسولینی کو بذریعہ تغراف مبارکباد دی ہے۔ کہ اس معاہدہ کی تکمیل کے بعد وہ غلط فہمیاں دور ہوگئی ہیں۔ جو دونوں دولتوں کے درمیان پیدا ہوگئی تھیں۔ اور اب باہمی تعلقات بحال ہو جائیں گے۔

اس کے جواب میں مسولینی نے اظہار مسرت کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ میں نے برطانوی حکومت کی روش کو بہت پسند کیا ہے ہمارے دلوں میں جو کدورت پیدا ہوگئی تھی۔ اس معاہدہ نے اسے دھو ڈالا ہے۔ اب ہمارے تعلقات کی عمارت مستحکم اور دیرپا بنیادوں پر قائم ہوگئی ہے۔ آج اس دور جدید کا آغاز ہوگیا ہے جس کی خواہش اطالیہ اور انگلستان مدت سے کر رہے تھے۔

برطانیہ۔ فرانس اٹلی اور جرمنی میں اس میثاق کا خیر مقدم گرم جوشی کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اٹلی کے اخبارات نے اعلان کر دیا ہے کہ جرمنی کے ساتھ جو میثاق اٹلی نے کر رکھا ہے اس پر معاہدہ اثر انداز نہ ہو سکے گا۔ اس معاہدہ کی تکمیل کے متعلق جو مراحل طے ہوتے رہے اٹلی ان سے جرمنی کو التزام کے ساتھ باخبر رکھتا رہا۔ ادھر برطانیہ فرانس کو برابر اطلاع پہنچاتا رہا۔ اب یقین کیا جاتا ہے۔ کہ عنقریب جرمنی اور انگلستان کے درمیان اسی نوعیت کے معاہدہ کے لئے گفت و شنید شروع ہو جائیگی اس کے ساتھ ہی فرانس بھی اٹلی کے ساتھ کوئی میثاق مرتب کر لینے کی کوشش میں لگ جائے گا۔ یہ یقین بھی کیا جاتا ہے۔ کہ حبشہ پر اطالوی قبضہ کو تسلیم کر لینے کی تحریک جمعیت اقوام میں فرانس کی طرف سے پیش ہوگی۔

بمبئی میں افسوسناک ہندو مسلم فساد

بمبئی میں ۱۰ اپریل کو ۶ بجے شام جو فرقہ وارانہ فساد شروع ہوا۔ اس کے متعلق پہلے تو یہ خیال کیا گیا۔ کہ نصف درجن ہندو مسلم قمار بازوں کی نارتھ بروک گارڈن میں لڑائی جھگڑے سے اس کی ابتدا ہوئی۔ پولیس نے اگرچہ ہجوم کو منتشر کر دیا لیکن اکے دکے حملے شروع ہوگئے۔ اور رات کے دس بجے تک دس زخمیوں کو ہسپتال میں داخل کرنا پڑا۔ رات کے گیارہ بجے حالات اور زیادہ نازک ہوگئے ہلاک شدگان کی تعداد ۹ اور مجروحین کی ستر تک پہنچ گئی۔ ڈنکن روڈ پر پولیس نے ہندو مسلمانوں کے مشتعل ہجوم پر جو ایک دوسرے پر خشت باری کر رہے تھے۔ گولی چلا دی۔ فائرنگ سے کوئی مجروح یا ہلاک نہ ہوا۔ اور مجمع منتشر ہوگیا۔ دوسری دفعہ پھر ایک موقع پر پولیس نے گولی چلائی مگر اس سے کوئی ہلاک یا مجروح نہ ہوا۔

۱۰ اپریل غنڈوں نے کئی اشخاص کو مجروح کیا۔ کرفیو آرڈر اور دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی جس کا اچھا اثر ہوا۔ ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۸ تک اور مجروحین کی ۸۲ تک پہنچ گئی۔

یونائیٹڈ پریس کے نامہ نگار نے فسادزدہ علاقہ کا دورہ کر کے جو حالات معلوم کئے ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ فساد قمار بازوں کے تصادم کی وجہ سے نہیں ہوا۔ بلکہ مفتوں پیشتر گلیوں اور بازاروں میں جو لاکھوں اشتہارات تقسیم کر کے فرقہ وار منافرت پیدا کی گئی۔ اس کا نتیجہ تھا۔ ایک دو روزانہ اردو اخبارات نے کئی دن پیشتر لکھا تھا۔ کہ ہندوؤں کا ایک شرارت پسند گروہ فرقہ وار منافرت پھیلانے کے لئے پراپیگنڈا کر رہا ہے۔ چونکہ فساد دفعتاً شروع ہوگیا تھا اس لئے فوری طور پر اس کا انسداد نہ کیا جا سکا۔ تاہم پولیس و اعلیٰ حکام نے نہایت سرگرمی سے کام شروع کر دیا۔ ۲۵۵ بدمعاش گرفتار کئے گئے ہیں۔ شہر میں اضطراب و پریشانی بالکل نہیں حالات معمول پر آ رہے ہیں۔ ہندو مسلم لیڈر بار بار فساد زدہ علاقوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ پولیس کے دستے بھی گشت کر رہے ہیں خیال کیا جاتا ہے۔ کہ شرارت اور فساد کا سدباب ہو چکا ہے۔

90

اعلان نکاح

۱۰ فروری ماسٹر نذیر محمد خان صاحب نے مختار احمد صاحب۔ ولد ماسٹر خدا بخش صاحب کا نکاح راشدہ بیگم بنت ڈاکٹر محمد صدیق صاحب مرحوم میرٹھی کے ساتھ بعوض مبلغ پانصد روپیہ مہر پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس نکاح کو طرفین کے لئے بابرکت بنائے۔ خاکسار ڈاکٹر بشیر احمد چودھری کانپور

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی سبجیکٹس کمیٹی میں تقریر کرتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے اعلان کیا۔ کہ یونینسٹ پارٹی کے مسلم ارکان نے معاہدہ لکھنؤ کے مطابق مسلم لیگ کے فارموں پر دستخط کر دیئے ہیں۔ اور وہ پنجاب اسمبلی کی یونینسٹ پارٹی میں الگ مسلم بلاک بنائیں گے۔ لیکن یونینسٹ پارٹی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ پنجاب کے مسلمین نے اعلان کر دیا کہ وہ پنجاب میں سر سکندر حیات خان کو اپنا لیڈر تسلیم کرتے ہیں۔ قضیہ شہید گنج کے متعلق ایک قرارداد کثرت رائے سے منظور کی گئی۔ کہ سکھوں سے مصالحت کرنے کے لئے سر سکندر حیات خان کو اختیار دیا جائے مولوی ظفر علی خان کی یہ ترمیم کہ مسلم لیگ سول نافرمانی شروع کرے گر گئی

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ آل انڈیا مسلم لیگ کی سبجیکٹس کمیٹی کے عصریہ اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی۔ جس کے ذریعہ بنگال میں فضل الحق وزارت اور آسام میں سعد اللہ وزارت کی کارروائیوں کو پسند کیا گیا۔ اور انہیں مبارک دی گئی۔ کہ انہوں نے کانگرس کی کوششوں کو ناکام رکھا۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ وزارت سرحد کی مذمت کی گئی کہ وہ مسلمانوں کے حقوق کو پامال کر رہی ہے۔

ڈھاکہ ۱۸ اپریل۔ ڈھاکہ جیل میں دو قیدیوں نے کئی روز سے بھوک ہڑتال شروع کر رکھی ہے۔ یہ بھوک ہڑتال اس بات کے خلاف احتجاج کے طور پر ہے۔ کہ انہیں جیل میں "بی" کلاس کیوں نہیں دی گئی۔

واردھا ۱۸ اپریل۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ سی پی کی وزارت کے معاملہ کی تحقیقات جس ٹریبونل کے سپرد کی گئی ہے۔ وہ اسے کانگرس ورکنگ کمیٹی کے آئندہ اجلاس سے قبل مکمل کرے گا۔ اس طرح کمیٹی ٹریبونل کی رپورٹ پر غور و فکر کر سکے گی۔

شنگھائی ۱۸ اپریل۔ مشرق بعید کی جنگ کے متعلق تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ٹیئر چوانگ کے قریب جاپانیوں کو سخت ہزیمت اٹھانا پڑی۔ چینیوں نے جاپانیوں کے ذرائع رسل و رسائل کو منقطع کر کے ۶۵ ہزار کی جاپانی فوج میں سے ۴۲ ہزار کو گھیر کر انہیں تہ تیغ کر دیا۔ اور جاپانیوں کو اتنی مہلت بھی نہ مل سکی۔ کہ اپنے ہلاک شدوں اور زخمیوں کو اٹھا سکیں۔

بخارسٹ ۱۸ اپریل۔ حکومت رومانیہ کا تختہ الٹ دینے کے متعلق ایک سازش کا انکشاف ہوا ہے۔ اس سلسلہ میں نازی لیڈر ایم کارڈیو اور اس کے ۲۰۰ ساتھی گرفتار کئے گئے ہیں۔ ان لوگوں کی کوشش تھی کہ رومانیہ میں نازی آمریت قائم ہو جائے۔ ایم کارڈیو نے دو گشتی چٹھیوں کے ذریعہ عوام کو بغاوت کے لئے بھی اکسایا تھا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ پولیس گذشتہ چار ماہ سے اس کی نگرانی کر رہی تھی۔ اور جب تک یہ دونوں چٹھیاں دستیاب نہیں ہوئیں۔ اسے گرفتار نہیں کیا گیا۔

قاہرہ ۱۸ اپریل۔ ایک مقامی اخبار لکھتا ہے۔ کہ ان دنوں حکومت برطانیہ اور حکومت مصر کے درمیان اس مسئلہ پر گفتگو ہو رہی ہے کہ فلسطین کے تنازعہ کو ختم کرنے کے لئے اسے مصر کے ماتحت کر دیا جائے۔ اور انگلستان فلسطین سے دستبردار ہو جائے۔

ہردوار ۱۸ اپریل۔ ہردوار میں کنبھ کا میلہ ختم ہوتے ہی ہیضہ کی وبا شروع ہو گئی۔ چنانچہ تین دنوں میں ۲۰۰ کے قریب آدمی مر گئے۔

لاہور ۱۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے گورنمنٹ پنجاب نے حصار کے ہندو مسلم فساد کے متعلق ایک مضمون شائع کرنے کے سلسلہ میں روزنامہ اخبار "ویر بھارت" سے تین ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے۔ نامی پریس جہاں یہ اخبار طبع ہوتا تھا۔ اس کی ایک ہزار روپیہ کی ضمانت جو گورنمنٹ کے پاس جمع تھی ضبط کر لی گئی ہے۔

نئی دہلی ۱۸ اپریل۔ ہندوستان میں تعلیمی ترقی کے اعداد ظاہر کرتے ہیں کہ ۳۷-۱۹۳۶ء میں تعلیمی اداروں کے طلبا اور طالبات کی کل تعداد ۱۳۸۱۶۱۴۹ تھی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ کل آبادی کے لحاظ سے خواندہ اشخاص ۵.۰۹ فیصدی ہیں۔ ۳۶-۱۹۳۵ء میں یہ تعداد ۴.۹۷ فیصدی تھی۔

بمبئی ۱۸ اپریل۔ ہندو مہاسبھا کے پریذیڈنٹ مسٹر ساورکر نے مہاراشٹر کی ادبی کانفرنس کی صدارت کرتے ہوئے کہا۔ میں صدر کانگرس کی اس تجویز سے متفق نہیں ہوں۔ کہ رومن رسم الخط سے ہندوؤں اور مسلمانوں میں مصالحت ہو جائے گی۔ نیز دنیا کے دوسرے ممالک سے ہندوستان کا اتحاد ہو جائیگا۔ یہ تجویز بالکل بے ہودہ ہے ہندوستان کی قومی زبان کے متعلق اظہار رائے کرتے ہوئے کہا کہ ہندی زبان سنسکرت رسم الخط میں ہندوستان کی قومی زبان بن سکتی ہے۔

لکھنؤ ۱۸ اپریل۔ ۱۵ اپریل کو کنبھ کے میلہ کے موقع پر ہردوار میں آتشزدگی کی جو ہولناک واردات ہوئیں۔ حکومت یوپی نے ان کے متعلق تحقیقات کرانے کا فیصلہ کر لیا ہے چنانچہ کلکٹر سہارنپور ۱۶ اپریل سے مصروف تفتیش ہیں۔

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ مسٹر سبھاش چندر بوس نے ایک سپاسنامہ کے جواب میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ اگر کانگرس کو آزادی کی جنگ شروع کرنا پڑی اور میرے نزدیک مستقبل قریب میں اس کا قوی امکان ہے۔ یہ گذشتہ تحریکوں سے کہیں زیادہ شدید ہوگی۔ اور اس کا دبانا انگریزوں کے اختیار سے باہر ہوگا۔

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ مسٹر فضل الحق وزیر اعظم بنگال نے آل انڈیا مسلم لیگ کی مجلس استقبالیہ کے صدر کی حیثیت میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گذشتہ چند دنوں میں کانگرس نے متعدد بار میرے سامنے یہ تجویز پیش کی۔ کہ اگر بنگال میں کانگرس سے شرکت کر کے مخلوط وزارت قائم کی جائے۔ تو مجھے وزیر اعظم رہنے دیا جائے گا اس کا مطلب یہ تھا کہ میں مسلمانوں کی تباہی کے کاغذ پر دستخط کر دوں۔ لیکن اگر میں ایسا کرتا۔ تو قیامت کو اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کیا جواب دیتا۔

کلکتہ ۱۸ اپریل۔ کچھ عرصہ سے یہ اطلاعات شائع ہو رہی تھیں۔ کہ جاپان نے حکومت برطانیہ سے درخواست کی ہے۔ کہ وہ جاپان اور چین میں ثالث کی حیثیت سے صلح کرا دے۔ اس سلسلہ میں قونصل جنرل جاپان مقیم کلکتہ کو ٹوکیو سے تار موصول ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ چین سے مصالحت کرانے کے لئے جاپان نے برطانیہ سے کوئی درخواست نہیں کی۔

لنڈن ۱۸ اپریل۔ اٹلی اور انگلستان کے تازہ معاہدہ پر تبصرہ کرتا ہوا اخبار "ڈیلی ہیرلڈ" لکھتا ہے۔ کہ اس معاہدہ کی ایک پرزہ کاغذ سے زیادہ کوئی وقعت نہیں۔ مسٹر چیمبرلین نے حبشہ کو دھوکا دیا ہے اور ہسپانیہ کو دھوکا دینا چاہتا ہے "نیوز کرانیکل" لکھتا ہے۔ اب مسولینی ایک جیب میں روما برلن کا معاہدہ اور دوسری جیب میں برطانیہ اور اٹلی کا معاہدہ ڈال کر جرمنی اور برطانیہ کی لڑائی کا تماشا دیکھے گا۔

دہلی ۱۸ اپریل۔ معلوم ہوا ہے کہ بنگال کے گورنر عنقریب دہلی آنے والے ہیں تاکہ بنگال کے سیاسی قیدیوں کے متعلق وائسرائے سے مبادلہ خیالات کریں۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی